مرثیہ در حال

جناب قاسم علیہ السلام

عقدِ قاسمؑ کا پڑھیں سہرے کی لڑیاں دیکھ لیں

رباعی

جو لفظ ہے خطبے کا وہ آفاقی ہے
سہمی ہوئی دربار میں قزاقی ہے
اس واسطے راتوں کو تڑپتا تھا یزید
شبیرؑ کی زینبؑ سی بہن باقی ہے

www.emarsiya.com

﴾۱﴿

اجڑے اجڑے کس لئے ہیں گیسوئے لیل ونہار
کیوں عروس زندگی کے رُخ پہ ہے گرد وغبار
کر رہا ہے مسخ آخر کون تصویر بہار
کشمکش کے دور میں ہے عالم ناپائدار

شائبہ بھی اب نہیں ہے پرسکوں حالات کا
آدمی دن میں بھی اک پتلہ ہے کالی رات کا

﴾۲﴿

گردش حالات کا مارا ہر اک انسان ہے
ہر طرف ظلم وستم ہے ہر طرف طوفان ہے
خوف ہے دہشت ہے بربادی کا ہر سامان ہے
زندگی کا کس قدر بدلا ہوا عنوان ہے

روشنی افسردہ ہے اور تیرگی بشاش ہے
آدمی کا اب تصور چلتی پھرتی لاش ہے

www.emarsiya.com

﴿۳﴾

ڈھیر پر بارود کے بیٹھا ہوا ہے آدمی
اپنے جینے کی دعائیں مانگتا ہے آدمی
مفلس و ناچار ہے غربت زدا ہے آدمی
ہر مصیبت کا نشانہ بن چکا ہے آدمی

صرف سانسیں چل رہی ہیں زندگی خطرے میں ہے
آنکھیں پتھرائی ہوئی ہیں روشنی خطرے میں ہے

﴿۴﴾

آدمیت ہو رہی ہے ہر مصیبت کا شکار
دامن تہذیب ہوتا جارہا ہے تار تار
چھن رہی ہے آدمی سے دولت صبر و قرار
راہبر کرنے لگے ہیں رہزنوں پر اعتبار

کشمکش کی دوڑ میں انسان آدھا ہوگیا
ہر قدم پر موت کا احساس پیدا ہوگیا

www.emarsiya.com

﴿۵﴾

جس کی آنکھیں بند ہوں وہ راستہ کیونکر چلے
جو ہو بہرہ وہ کسی کی گفتگو کیوں کر سنے
جو ہو گونگا وہ لب تقریر کیوں کر کھول دے
بے حسی کی گود میں پلتے ہیں اب چھوٹے بڑے

زیست کے آغوش میں مفلوج حس بیکار ہیں
ایسے انفاس ثلاثہ آدمی پر بار ہیں

﴿٦﴾

کمسنوں پر ظلم بچوں پر ستم کا دور ہے
اب تو بس رنج و مصیبت اور الم کا دور ہے
اب مسرت کا نہیں ہے صرف غم کا دور ہے
اب کہاں ماضی کے وہ لطف و کرم کا دور ہے

بیج گر نفرت کے ہم بوتے رہیں گے کھیت میں
وہ بھی دن آئے گا جب خنجر اگیں گے کھیت میں

www.emarsiya.com

﴿۷﴾

اس مصیبت سے مفر کیسے ملے کیوں کر ملے
جس میں سب خوشحال ہوں ایسا تو کوئی گھر ملے
پیار بٹتا ہو جہاں ایسا تو کوئی در ملے
ہم نے جب اصلاح کی سوچی ہمیں پتھر ملے

آج کل دشواریوں میں ہے نظام زندگی
بھیج پھر یارب زمانے میں امام زندگی

﴿۸﴾

بندگی اب بندگی کی شان سے ہوتی نہیں
خلق وایثار ومروت کی ہوا چلتی نہیں
خون پینے کی ہوس ذہنوں سے جاسکتی نہیں
جہل کے مدِ مقابل کوئی شے سستی نہیں

منبروں سے بند اصلاحی طریقے ہوگئے
روشنی میں پلنے والے تیرگی میں کھو گئے

www.emarsiya.com

﴿۹﴾

دشمنیٔ مدحتِ حیدرؑ کی جب پھیلی ہوا
جب غمِ شبیرؑ کو بدعت کہا جانے لگا
ہوگئی سکوں میں جب نیلام تہذیب وفا
آگئے جب منبروں پر تاجر اشکِ عزا

انتقامِ خونِ شہ میں زلف بل کھانے لگی
منتقم کی صورتِ زیبا نظر آنے لگی

﴿۱۰﴾

اب عبادت کے طریقوں کا نیا رمعیار ہے
سر پہ رکھا ہے مصلیٰ ہاتھ میں دستار ہے
عالموں کی کوئی سننے کو نہیں تیار ہے
دعوتِ خیر العمل دینا بہت دشوار ہے

ناز کرتا ہے مؤذن اس قدر آواز پر
مسجدوں سے اب اذاں ہوتی ہے طرز ساز پر

www.emarsiya.com

﴿۱۱﴾

گھر گیا گمراہیوں کے دشت میں ذہن بشر
کرچکا بیعت نظامِ شر کے قاتل ہاتھ پر
کرلیا ہے مفسدوں نے عقلِ انسانی میں گھر
عالموں کے ساتھ اب چلتے ہوئے لگتا ہے ڈر

شہر ذہن و دل میں تازہ انقلاب آنے کو ہے
کشتیٔ عمرِ وفا منجدھار میں جانے کو ہے

﴿۱۲﴾

شان سے توہین منبر کا زمانہ آگیا
عالموں پر طعن انچھر کا زمانہ آگیا
دشمنیٔ آل اطہر کا زمانہ آگیا
پھر سے کیا شمر بد اختر کا زمانہ آگیا

دشمن آلِ پیمبرؐ کس قدر چالاک ہے
صاف کپڑے جسم پر ہیں اور دل ناپاک ہے

www.emarsiya.com

﴾۱۳﴿

آگ کے شعلوں میں جلتا ہے بدن اسلام کا
ہے دھویں کی نذر اجلا پیرہن اسلام کا
لٹ گیا نفرت کے شور و غل میں دھن اسلام کا
تیر تھا تلوار تھی نیزہ تھا فن اسلام کا

کیا سبب ہے آج کیوں سب اسلحے خاموش ہیں
واعظوں کے سامنے بیٹھے ہوئے مے نوش ہیں

﴾۱۴﴿

کھل کے اہل حق کو اب میداں میں آنا چاہیے
کربلا کی جنگ کو رہبر بنانا چاہیے
اکبرؑ و عباسؑ کا قصہ سنانا چاہیے
متحد ہو کر ستم کو آزمانا چاہیے

منتشر رہ کر نظامِ شر بدل سکتے نہیں
عزم مستحکم نہیں تو راہ چل سکتے نہیں

www.emarsiya.com

﴿۱۵﴾

ہے شب عاشور کی محفل تمہارے سامنے
ایک دل کیا ہیں بہتر دل تمہارے سامنے
اک قدم کے بعد ہے منزل تمہارے سامنے
آنہیں سکتا کوئی قاتل تمہارے سامنے

فیصلہ کرلو کہ راہ حق پہ مرجائیں گے ہم
خلد میں لے کر حیات معتبر جائیں گے ہم

﴿۱۶﴾

آؤ جب میدان میں تو مرتضےٰؑ کا نام لو
جنگ جب چھیڑو تو شاہِؑ کربلا کا نام لو
قاسمؑ واکبرؑ سکینہؑ کے چچا کا نام لو
اس جری اس سورما اس باوفا کا نام لو

جس نے دشمن کی صفوں کو پارہ پارا کردیا
جسم پر بودے سروں کو بے سہارا کردیا

www.emarsiya.com

﴿۱۷﴾

تھے برابر کربلا کی جنگ میں چھوٹے بڑے
نوجواں اکبرؑ تو کمسن حضرت قاسمؑ ملے
جل رہے تھے نصرت سرورؑ کے آنکھوں میں دیئے
ہاتھ تلواروں پہ رکھے تھے اجازت کیلئے

نصرت اسلام پیغمبرؐ کا دل میں جوش تھا
تھی نہیں جب تک اجازت شاہؑ کی خاموش تھا

﴿۱۸﴾

جارہے تھے رن میں اک اک کر کے انصارِ حسینؑ
کس قدر ثابت قدم نکلے مددگارِ حسینؑ
باندھے بیٹھے تھے کفن سر سے وفادارِ حسینؑ
یوں ہوا آراستہ جنگل میں گلزارِ حسینؑ

رفتہ رفتہ پھول عقل و ہوش کے کھلنے لگے
اپنی شادابی پہ گل ہنس کر گلے ملنے لگے

www.emarsiya.com

﴿۱۹﴾

ڈھیرے ڈھیرے ہو گئے جب ناصر سرورؑ شہید
پھر ہوئے میدان میں جا کر علی اکبرؑ شہید
بھانجے عونؑ و محمدؑ بھی ہوئے ہنس کر شہید
ہو رہا تھا دشت میں اک اک مہِ انور شہید

بھائی کی تحریر اب تک سامنے آئی نہ تھی
اس لئے قاسمؑ نے مقتل کی رضا پائی نہ تھی

﴿۲۰﴾

رن میں جانے کیلئے قاسمؑ بہت ہیں بیقرار
سامنے اپنے چچا کے آ رہے ہیں بار بار
چاہتے ہیں دشت میں جا کر کریں فوجوں پہ وار
اس لئے ہیں اور بھی میدان کے امیدوار

باندھ کر سہرا چلیں تیغ دو دم تولے ہوئے
فوج کے ڈسنے کو یہ ناگن ہے منہ کھولے ہوئے

www.emarsiya.com

﴾۲۱﴿

تشنہ لب اصغرؑ کے ہونٹوں کی تمنا کے لئے
جا کے دریا پر کروں قبضہ سکینہؑ کے لئے
جاں کنی کی تیغ بن جاؤں میں اعدا کے لئے
فخر کے قابل بنوں میں اپنے بابا کے لئے

گھاٹ پر فوجوں کا کوئی بس نہ چلنے دوں کبھی
میں چراغِ طالب بیعت نہ جلنے دوں کبھی

﴾۲۲﴿

نام ہے قاسمؑ مرا اور میرے دادا ہیں علیؑ
توڑ ڈالوں گا ستم کی ریڑھ کی ہڈی ابھی
حیثیت ہی کیا ہے میرے سامنے اس فوج کی
کربلا میں کیوں نظر اسلام کی جانب اٹھی

سانس بھی لینے نہ دی اسلام کے غدار کو
کردیا اندھا سپاہِ شام کے سردار کو

www.emarsiya.com

﴿۲۳﴾

ہاشمی ہوں مجھ کو آتے ہیں لڑائی کے ہنر
کوئی بھی ظالم ملا سکتا نہیں مجھ سے نظر
میرے دادا نے ظفر لکھی ہے میرے ہاتھ پر
سامنے جو آئے گا وہ جائے گا سیدھا سقر

آڑے ٹیڑھے پینترے اعدا کے شل ہو جائیں گے
موت کی اندھی گپھاؤں میں ابھی سو جائیں گے

﴿۲۴﴾

یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پیاسے ہیں اور بے جان ہیں
ان کو کیا معلوم ہم طوفان تھے طوفان ہیں
ہم جہادِ نفس میں پہلے سے عالیشان ہیں
کربلا میں ہم ستم کی موت کا عنوان ہیں

ہم سے بچنے کا ارادہ بے اثر ہو جائے گا
طالب بیعت ترا دوزخ میں گھر ہو جائے گا

www.emarsiya.com

﴿۲۵﴾

مجھ کو تو مر کر بھی ملنا ہے حیاتِ جاوداں
زندگی نقصان تیری موت بھی ایذا رساں
میری قسمت میں بہاریں کارواں در کارواں
تیری قسمت میں خزاں کا دور دوزخ کا دھواں

مجھ میں اور تجھ میں زمین وآسماں کا فرق ہے
تیری گردن پر مری تلوار مثلِ برق ہے

﴿۲۶﴾

یک بیک قاسمؑ نے سوچا چل کے پھر مانگے رضا
یہ بہت ممکن ہے کہ ہو جائیں اب راضی چچا
ہم بھی مقتل میں نکالیں جا کے دل کا حوصلا
ہر شقی یہ کہہ کے بھاگے مرگیا میں مرگیا

شور ہو مقتل میں عباسؑ دلاور آگئے
یا یہ سمجھیں فاتحِ صفین وخیبر آگئے

www.emarsiya.com

﴿۲۷﴾

شاہ کی خدمت میں پہونچے اور کیا جھک کر سلام
مسکرائے دیکھ کر اپنے بھتیجے کو امام
جب کہا شبیرؑ نے کچھ تو کرو بیٹا کلام
بولے قاسمؑ دشت میں جانیکے ہیں سب انتظام

بس اجازت آپ کی درکار ہے اور کچھ نہیں
زندگی اب جنگ پر تیار ہے اور کچھ نہیں

﴿۲۸﴾

بولے سرورؑ کیسے مرنے کی تمہیں دیدوں رضا
تم نشانی بھائی کی ہو اور میرا آسرا
سر جھکا کر آئے قاسمؑ اور مادر سے کہا
بولی ماں ٹھہرو بس اب تعویذ کو کھولو ذرا

کھول کر تعویذ جب دیکھا تو شاداں ہو گئے
آنِ واحد میں جواں نصرت کے ارماں ہو گئے

www.emarsiya.com

﴾۲۹﴿

کربلا میں جب بھیانک ہو خلافِ حق جدال
جب تمہارے سامنے آئے اجازت کا سوال
دیکھ لینا کھول کر تعویذ اس دم میرے لال
تم مری جانب سے کرنا دشت میں جا کر قتال

اپنے بابا کی طرح فن میں نظر آنے لگوں
اس طرح لڑنا کہ میں رن میں نظر آنے لگوں

﴾۳۰﴿

بھائی کی تحریر دیکھی بھائی کو غش آگیا
خیمۂ سبطِ نبیؐ میں ہوگیا محشر بپا
ہر طرف تھی واحسینا واحسینا کی صدا
غش سے جب آنکھیں کھلیں تو شہؑ نے زینبؑ سے کہا

یاد بھائی کی مجھے بھی اک وصیت آگئی
وقت کم ہے بس ابھی شادی کی ساعت آگئی

www.emarsiya.com

﴾۳۱﴿

اے بہن جاؤ ذرا خیمے سے بھابھی کو بلاؤ
تم وصیت کے مطابق عقد کی پوشاک لاؤ
پیرہن قاسمؑ کا بدلواور اسے نوشہ بناؤ
جاؤ فضہ فاطمہ کبریٰ کو مسند پر بٹھاؤ

عقد کے صیغے پڑھیں سہرے کی لڑیاں دیکھ لیں
ہم عروسِ بے کسی کی اچھی گھڑیاں دیکھ لیں

﴾۳۲﴿

حکم شہؑ پاتے ہی شادی کی ہوئیں تیاریاں
عقد سے پہلے ہی کبریٰ بھر رہی تھیں سسکیاں
سر پہ سہرا تھا نہ ہاتھوں میں پڑیں تھیں چوڑیاں
ہو رہا تھا عقد اور نوحہ کناں تھیں بیبیاں

ہو گیا جب عقد قاسمؑ نے کیا سب کو سلام
لے کے رخصت فاطمہ کبریٰ سے نکلا نیک نام

www.emarsiya.com

﴿۳۳﴾

شہؑ نے گھوڑے پر بٹھایا چلدیا رن کی طرف
خوش ہوئی روحِ حسنؑ دیکھا جو بیٹے کا شرف
دشت میں پہونچا ادھر ابنِ حسنؑ خنجر بکف،
مرحبا صد مرحبا کہنے لگے شاہِ نجف

کی تھی صیقل رات بھر اس واسطے تلوار پر
کردیا قاسمؑ نے حملہ لشکرِ بسیار پر

﴿۳۴﴾

کہہ کے یہ گرتے ہوئے بھاگے لعین ابنِ لعین
کس کا شہزادہ ہے یہ چہرے سے لگتا ہے حُسین
بولے قاسمؑ میرے دادا ہیں امیرالمومنینؑ
لال کردوں گا لہو سے آج مقتل کی زمین

سورما جتنا بھی ہو کوئی نہ بخشا جائے گا
سر اٹھائے گا اگر کوئی تو کچلا جائے گا

www.emarsiya.com

﴿۳۵﴾

تشنہ لب اہل حرم ہیں یہ سلوک اچھا نہیں
ہم سے بچنے کا تمہارے سامنے رستا نہیں
نام ہے قاسمؑ ہمارا تم نے پہچانا نہیں
چھوڑ دو دریا تمہارے باپ کا دریا نہیں

جلد ہٹ جاؤ وگرنہ گھاٹ پر آتے ہیں ہم
مار دیتے ہیں اسے ضدی جسے پاتے ہیں ہم

﴿۳۶﴾

قاسمؑ ابن حسنؑ میداں میں جاتا تھا جدھر
ڈھیر لاشوں کے نظر آتے تھے تا حدِ نظر
ازرقِ شامی کے جب بیٹے کو دیکھا خوں میں تر
شامیوں کو بھاگتے دیکھا ہے میداں چھوڑ کر

اک تلاطم تھا قیامت تھی لڑائی شیر کی
بچ نہ پایا بھاگنے میں جس نے تھوڑی دیر کی

www.emarsiya.com

﴾۴۷﴿

جم کے میداں میں حسنؑ کا لاڈلا لڑتا رہا
سامنے سے جو بھی آیا زندگی کھوتا رہا
اوندھے منہ گر کر زمیں پر دیر تک روتا رہا
جیسا ہونا تھا نتیجہ ظلم کا ہوتا رہا

شیر کی تلوار سے کٹ کٹ کے سر گرتے رہے
کچھ ادھر گرتے رہے اور کچھ اُدھر گرتے رہے

﴾۴۸﴿

تھا حصارِ آیۂ نادِ علیؑ میں شیر نر
دور سے خوش ہو رہے تھے شہؑ لڑائی دیکھ کر
ڈالیں جب قاسمؑ نے نظریں موت کے بازار پر
صرف سناٹا ہی سناٹا تھا تا حد نظر

لگتا تھا بیعت کے ارمانوں پہ چھاپا پڑ گیا
کربلا میں اب علم دینِ نبیؐ کا گڑ گیا

www.emarsiya.com

﴿۳۹﴾

رن میں کمسن شیر کو دیکھا جو یوں لڑتا ہوا
تیراندازوں کے چہروں پر بڑھاپا آگیا
منہ سے نکلا دشمنانِ دین کے بے ساختا
کردیا ہے بند تم نے زندگی کا راستا

ہر قدم پر زندگی مجبور ہوکر رہ گئی
چند ہی لمحوں میں طاقت چور ہوکر رہ گئی

﴿۴۰﴾

ازرق شامی نے جب دیکھا کہ بچہ ہے نڈر
اپنے کس بل پھر بھروسہ کرکے آیا راہ پر
اپنی جانب میں کیا حملہ بہت اچھا مگر
کردیا ازرق کو وو قاسمؑ نے ٹھٹھا مارکر

زندگی کا خوں میں تر دامن نظر آنے لگا
کربلا میں موت کا ساون نظر آنے لگا

www.emarsiya.com

﴿۴۱﴾

پیاس کی شدت سے جب رکنے لگا قاسمؑ کا ہات
دیکھ لی تھی سامنے بہتی ہوئی نہرِ فرات
پھر بھی ہاتھوں سے نہ چھوڑا دامنِ عزم و ثبات
رو دیئے یہ دیکھ کر منظر شہؑ عالی صفات

پشت سے قاسمؑ پہ اک ظالم نے حملہ کر دیا
اس طرح نامِ جواں مردی کو رسوا کر دیا

﴿۴۲﴾

سن کے یہ آواز رن میں شاہ بحر و بر چلے
دشت سے داماد کو لینے شہؑ صفدر چلے
کچھ قدم چلتے رہے اور کچھ قدم رک کر چلے
اشقیا سمجھے کہ حملے کے لئے سرورؑ چلے

فوج ادھر کی اس طرف بھاگی قیامت آ گئی
لاشۂ قاسمؑ پہ اک تازہ مصیبت آ گئی

www.emarsiya.com

۴۳

لاشۂ قاسمؑ پہ جب پہونچے عجب منظر ملا
جسم کے حصے کہیں پر اور کہیں پر سر ملا
ایک ہی فقرہ فقط شبیرؑ کے لب پر ملا
اے مرے نوشاہ تم کو خاک کا بستر ملا

کس طرح تم کو کلیجے سے لگاؤں میرے لال
کس طرح لیکر تمہیں خیمے میں جاؤں میرے لال

۴۴

دل پہ کیا بھابھی کے گذریگی تمہیں دیکھیں گی جب
فاطمہ کبریٰ کے دل کو اب قرار آئے گا کب
ہاں لباسِ بیوگی پہنے گی اور روئے گی اب
لوگ جب پوچھیں گے اس سے مانگ اجڑنے کا سبب

کس سے کس سے واقعات کربلا دہرائے گی
میری بچی بھی تمہاری یاد میں مرجائے گی

www.emarsiya.com

﴿۴۵﴾

ایک تو پہلے ہی سے کبریٰ کی حالت غیر تھی
دیکھ کر شوہر کی میت دل پہ اک بجلی گری
منہ سے بس اتنا کہا بیکار ہے اب زندگی
چند لمحے بھی ابھی گذرے نہ تھے موت آگئی

دل میں وہ تنگی ہوئی اک اک تمنا گھٹ گئی
دو گھڑی میں میرے ارمانوں کی دنیا لٹ گئی

﴿۴۶﴾

رو چکیں رونا تھا جتنا اب اٹھو اے لاڈلی
لاشہ ٔ قاسمؑ پہ مادر آئی ہے روتی ہوئی
ہے ادھر سکتے کے عالم میں دل شبیرؑ بھی
روتے روتے غش کے عالم میں سکینہؑ آگئی

بولیں زینبؑ صبر سے کچھ دیر بیٹی کام لو
زندگی رونے کو باقی ہے خدا کا نام لو

www.emarsiya.com

﴿۴۷﴾

فاطمہ کبریٰ نے فرمایا کہ اے میری پھوپھی
جب مدینے سے چلی تھی میری یہ حالت نہ تھی
پیاس کا اک سمت غلبہ ایک جانب بیوگی
پینترے کتنے بدلتی جارہی ہے بیکسی

ظالموں نے مار ڈالا ہے مرے سرتاج کو
آگ لگ جائے زمانے میں ستم کے راج کو

﴿۴۸﴾

لاشۂ قاسمؑ پہ کبریٰ نے پڑھا یہ مرثیا
مانگ بھرتے ہی ہماری ہوگئے ہم سے جدا
ہم ہیں جنگل میں میسر تمکو جنت کی ہوا
آئی تھی لے کر مدینے سے ہمیں غم کی گھٹا

اب تڑپنا اشک برسانا ہمیں منظور ہے
اب مسرت کا تصور ہم سے کوسوں دور ہے

www.emarsiya.com

﴾۴۹﴿

ان صداؤں سے ہلا جاتا تھا زینب کا جگر
دل پہ ان نالوں سے ہوتا جارہا تھا وہ اثر
بولیں زینب کچھ تو یارب مشکلیں آسان کر
دخترِ شبیر کی حالت سے اب لگتا ہے ڈر

موت کے ظالم شکنجے زندگی کے ساتھ ہیں
نبض بیٹھی جارہی ہے اور ٹھنڈے ہاتھ ہیں

﴾۵۰﴿

مادرِ قاسمؑ پہ دوہرے غم کا ہے ردِعمل
پہلے اجڑی مانگ پھر بیٹے کو آئی ہے اجل
بس ہماری زندگی کے واسطے اب تو سنبھل
اے بہو آپاس میرے اور مرے ہمراہ چل

بند کر عشرتؔ زباں خیمے میں شور وشین ہے
مادرِ قاسمؑ کی حالت غیر ہے بے چین ہے

www.emarsiya.com